اجراء ۲۸-۲-۲۰۲۴ء
واپسی ۳-۲-۲۰۲۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

959264

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مفتی صاحب!

آپ کی طرف بھیجے گئے سوال کا جواب ملا لیکن اس مسئلہ سے متعلق ایک اور سوال ہے کہ شامی میں جو اعتیاض عن الوظائف پر پیسے لینے کو جائز کہا ہے کیا ہم اس جاب کو اس پر قیاس (انطباق) نہیں کر سکتے، اگر نہیں کر سکتے تو کیوں نہیں کر سکتے؟ مطلب اس کے لیے کوئی شرائط ہے یعنی وظائف پر پیسے لینے کے لیے کوئی شرائط ہے، صلح کے ذریعے بعوض وظائف سے دستبرداری اس کے لیے کوئی شرائط ہے یا نہیں؟ برائے کرم مدلل جواب عنایت فرمائیں

شامی کی عبارت درج ذیل ہیں:

قوله (وعليه فيفتي بجواز النزول عن الوظائف بمال) شامي ٥١٩/٤ مطلب في النزول عن الوظائف، ط. سعيد

شکیل احمد

دار الافتاء

(618)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے کہی جاب کے لیے اپلائی کیا اور وہاں صرف تین بندوں کی ضرورت ہے، اس کے لیے ٹیسٹ ہوا اور ایک بندے کا نام تین بندوں میں تیسرے نمبر پر آیا، اب اگر وہ تیسرے نمبر پر آنے والا بندہ جس کی جاب کے لیے سلیکشن ہو گئی ہے، اپنی جاب چہارم آنے والے شخص کے لیے چھوڑے اور جاب چھوڑنے کے عوض اس سے کچھ رقم وصول کرے تو کیا شرعاً اس کی اجازت ہے؟

شکیل احمد

دار الافتاء

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے کہیں جاب کے لیے اپلائی کیا اور وہاں صرف تین بندوں کی ضرورت ہے، اس کے لیے ٹیسٹ ہوا اور ایک بندے کا نام تین بندوں میں تیسرے نمبر پر آیا، اب اگر وہ تیسرے نمبر پر آنے والا بندہ جس کی جاب کے لیے سلیکشن ہوگئی ہے، اپنی جاب چہارم آنے والے شخص کے لیے چھوڑے اور جاب چھوڑنے کے عوض اس سے کچھ رقم وصول کرے تو کیا شرعاً اس کی اجازت ہے؟

المستفتی: شکیل احمد

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسئولہ میں ملازمت کے لیے منتخب ہونے والے شخص کا اپنے حق سے دستبردار ہونے کے عوض دوسرے آدمی سے رقم لینا جائز نہیں۔

لما فی الدر المختار مع رد المحتار (518/4) مط: ایچ، ایم، سعید

وفی الأشباه لایجوز الاعتیاض عن الحقوق المجرده کحق الشفعة وعلى هذا لایجوز الاعتیاض بالأوقاف وفیها فی آخر بحث ... وفی ردالمحتار: قوله لا یجوز الاعتیاض عن الحقوق المجردة عن الملک. قال فی البدائع الحقوق المفرده لاتحتمل التملیک ولا یجوز الصلح عنها. أقول: وکذا لاتضمن بالإتلاف قال فی شرح الزیادات للسرخسی وإتلاف مجرد الحق لا یوجب الضمان لأن الإعتیاض عن مجرد الحق باطل ... ولذا لایضمن بإتلاف شیٔ من الغنیمة أووطء جاریة منها قبل الإحراز لأن الفائت مجرد الحق وأنه غیر مضمون.

وفی فقه البیوع (264/1) مط: معارف القرآن

ثم الحنفیة وإن اشترطوا لجواز البیع أن یکون البیع عیناً، وصرحوا بأن بیع الحقوق المجرده لا یجوز، ولکنهم استثنوا من ذالک بعض الحقوق التی تتعلق بعین، مثل حق المرور فی القول المفتی به. ویظهر من مراجعة کلام الحنفیة فی مسائل مختلفة أن عدم جواز بیع الحقوق لیس علی عمومه.

وفی بدائع الصنائع (190/6) مط: دار الکتاب العربی

لأن البیع تملیک العین والعین تحتمل الملک... والحقوق المفرده لاتحتمل التملیک ولا یجوز الصلح علیه بأن صالح من دعوی علی شرب سواء کان دعوی المال أو الحق من القصاص فی النفس ومادونه لأن الصلح فی معنی البیع إلا أنه یسقط القصاص ویکون الصلح کأنه علی العفو لما ذکرنا فی کتاب الصلح.

دار الافتاء

وفی فتح القدیر (395/6) مط: رشیدیه

وأمافرق المصنف بأن حق التعلی يتعلق بالبناء وهو عين لا تبقى فأشبه المنافع، بخلاف الأرض فليس بذاک لأن البيع كمايرد على مايبقى من الأعيان كذالک يرد على ما لا يبقى وإن أشبه المنافع، ولذا صحح الفقيه أبو الليث رواية الزيادات المانعة من جواز بيعه لأن بيع الحقوق المجردة لايجوز كالتسييل وحق المرور.

والله سبحانه اعلم بالصواب

محمد عبد الله عفا الله عنه

دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۲۱/جمادی الثانی/1442ھ

4/فروری/2021ء

الجواب صحیح

محمد یونس

بندہ محمد یونس لغاری عفی عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

۲۱/جمادی الثانی/1442ھ

الجواب صحیح

احسان اللہ عفا اللہ عنہ

۲۱/۶/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح

بندہ عبد اللہ سلیم عفا اللہ عنہ

۲۳/۶/۱۴۴۲ھ

مفتی

دار الافتاء

فتوی نمبر ۱۷۱/۷۷

مورخہ ۲۳/۶/۱۴۴۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مفتی صاحب!

آپ کی طرف سے بھیجے گئے سوال کا جواب ملا لیکن اس مسئلہ سے متعلق ایک اور سوال ہے کہ شامی میں جو اعتیاض عن الوظائف پر پیسے لینے کو جائز کہا ہے کیا ہم اس جاب کو اس پر قیاس (انطباق) نہیں کر سکتے، اگر نہیں کر سکتے تو کیوں نہیں کر سکتے؟ مطلب اس کے لیے کوئی شرائط ہیں یعنی وظائف پر پیسے لینے کے لیے کوئی شرائط ہیں، صلح کے ذریعے بعوض وظائف سے دستبرداری اس کے لیے کوئی شرائط ہیں یا نہیں؟ برائے کرم مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

شامی کی عبارت درج ذیل ہے:

قوله (وعليه فيفتى بجواز النزول عن الوظائف بمال) شامی ٥١٩/٤ مطلب فی النزول عن الوظائف مط: ایچ، ایم، سعید۔

المستفتی: شکیل احمد

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ احناف کے نزدیک اصولی طور پر "اعتیاض عن الحقوق المجردہ" جائز نہیں ہے، اس لیے کہ فقہاء احناف کے نزدیک بیع کے لیے عین ہونا شرط ہے، اور پھر "اعتیاض عن الحقوق المجردہ" کا عدم جواز بھی اپنے عموم پر نہیں ہے بلکہ بعض حقوق کی بیع اور عوض لینے کا استثناء بھی فرمایا ہے، مثلاً حق مرور کی بیع کو جائز قرار دیا ہے اور جواز کی علت یہ بیان کی ہے کہ یہ ایسا حق ہے جو کہ عین سے متعلق ہے لہذا جواز بیع میں اسے عین کا حکم حاصل ہو گیا بشرطیکہ وہاں کوئی مانع مثلاً غرر اور جہالت وغیرہ نہ پایا جائے۔

اور جو حقوق اعیان سے تعلق نہیں رکھتے مثلاً حق تعلی ان کی بیع احناف کے نزدیک جائز نہیں ہے لیکن ازراہ صلح ان کا عوض لینا جائز ہے جیسا کہ بعض فقہاء متاخرین نے ذکر کیا ہے، اسی طرح حق کی ایک قسم حق عقد ہے یعنی شاہی وظائف یا اوقاف کے وظائف کا حق وغیرہ مثلاً کسی آدمی کی اوقاف میں مستقل ملازمت ہو جس کی اس کو تنخواہ ملتی ہو اور شرائط اوقاف کی بنیاد پر یہ ملازمت دائمی ہو، لہذا وہ ملازم اس ملازمت پر زندگی بھر باقی رہنے کے حق کا مالک ہے، اب اس حق کا عوض لینے کے سلسلے میں فقہاء نے کلام کیا ہے، فروختگی کے عوض کو تو کسی نے بھی جائز نہیں کہا لیکن

دار الافتاء

دستبرداری اور صلح کے ذریعے اس کا عوض لینے کے سلسلے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں، بعض فقہاء نے اس کے عوض لینے کو منع کیا ہے کیونکہ یہ حق مجرد ہے جس کا عوض لینا جائز نہیں ہے اور بعض فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے، لیکن متاخرین فقہاء احناف کی ایک جماعت کے نزدیک حق ملازمت کی بیع تو جائز نہیں البتہ مال کے بدلے میں وظائف سے دستبرداری کے جواز کی صراحت کی ہے، الدر المختار میں ہے:

وفي الأشباه: لايجوز الإعتياض عن الحقوق المجرده كحق الشفعة، وعلى هذا لا يجوز الإعتياض عن الوظائف بالأوقاف، وفيها في آخر بحث "تعارف العرف مع اللغة" المذهب عدم اعتبار العرف الخاص لكن افتى كثير باعتباره، وعليه فيفتى بجواز النزول عن الوظائف بمال (ردالمحتار 520/4).

علامہ ابن عابدینؒ نے "الدر المختار کی مذکورہ بالا عبارت کے ذیل میں اس مسئلے کی طویل تحقیق کی ہے اور یہ بات ثابت کی ہے کہ نزول عن الوظائف کا جواز عرف خاص پر مبنی نہیں بلکہ یہ دوسرے فقہی نظائر پر مبنی ہے اور یہ ایسا حق ہے جو کہ صاحب حق کے لیے قاضی یا متولی اوقاف کی تقریر سے اصالۃً ثابت ہوتا ہے جس کی بناء پر اسے حق قرار یعنی زندگی بھر اس حق ملازمت کو اپنے پاس باقی رکھنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے اور اسی حق قرار سے متعلق اخذ عوض کے جواز کا فتوی دیا گیا ہے۔

علامہ شبراملسیؒ نے اپنے حاشیہ میں بالعوض دستبردار ہونے کے جواز کو تسلیم کرنے کے بعد یہ صراحت سے لکھا ہے کہ یہ حکم اوقاف کی دائمی ملازمتوں میں جاری ہوگا، حکومت کی وہ ملازمتیں جن میں دوام نہیں ہوتا ان کا عوض لینا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

وأما المناصب الديوانية، كالكتبه الذين يقررون من جهة الباشا فيها، فالظاهر أنهم إنما يتصرفون فيها بالنيابة عن صاحب الدولة، فيما ضبط مايتعلق به من المصالح. فهو مخير بين إبقاءهم وعزلهم ولو بلا جنحة، فليس لهم يد حقيقة على شئ ينزلون عنه، بل حتى عزلوا أنفسهم إنعزلوا، وإذا أسقطوا حقهم عن شئ لغيرهم، فليس لهم العود إلا بتولية جديدة ممن له الولاية، ولا يجوز لهم أخذ عوض على نزولهم. (حاشية الشبراملسى على نهاية المحتاج: 478/5).

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ حق وظائف اور حق ملازمت وغیرہ میں بطور صلح کے عوض لے کر دستبردار ہونا جائز ہے لیکن درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

(1) ملازمت اوقاف یا حکومت کی جانب سے ہو۔

(2) حق ملازمت شرائط اوقاف کی بنیاد پر دائمی ہو۔

(3) اور وہ اس حق ملازمت پر زندگی بھر باقی رہنے کے حق کا مالک ہو۔

مذکورہ بالا شرائط اور تفصیل کے مطابق مسئولہ صورت میں جاب چھوڑنے پر عوض لینے کے مسئلے کو اعتیاض عن الوظائف پر منطبق کرنا بعید ہے۔

کما فی البحوث فی قضایا فقهیة معاصرة (99/1) مط: معارف القرآن

وأقره الشبراملسی فی حاشیته، بل فرع علیه جواز النزول عن الجوامک بمال أیضاً، ولکنه ذکر أن هذا الحکم إنما یجری فی وظائف الأوقاف الدائمه، وأما الوظائف الحکومیة التی لا دوام فیها فلا یجوز الإعتیاض عنها.

وفی فقه البیوع (270/1) مط: دار العلوم کراتشی

والثالث حق إنشاء العقد أو إبقاءه... مثل خلو الدور والحوانیت ومثل الوظائف السطانیة أو الوقفیة، فإنه حق لإبقاء عقد الإجارة مع الحکومة أو ناظر الوقف... الخ

والله سبحانہ اعلم بالصواب

محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۷/ شعبان المعظم/ 1442ھ

1/ اپریل/ 2021ء

الجواب صحیح

بندہ محمد یونس لغاری عفی عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۷/ شعبان المعظم/ 1442ھ

الجواب صحیح

بندہ عبید اللہ عفی عنہ

۱۷/ ۸/ ۱۴۴۲ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۹/۱۷۶

مورخہ ۲۰/ ۷/ ۴۲ھ

6/4/2021